وبائی امراض

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

متعدی بیماری:

بیماری متعدی ہوتی ہے۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا عَدْوٰی. ''کوئی بیماری (بذات خود) متعدی نہیں۔''

(صحيح البخاري : 5757، صحيح مسلم : 2220)

❁ ایک دیہاتی کہنے لگا:

يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَمَا بَالُ الْإِبِلِ، تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ، فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ .

''اللہ کے رسول! تو ان اونٹوں کے ساتھ ایسا کیوں ہوتا ہے، جو صحرا میں ہوتے ہیں، گویا کہ ہرن ہوں، ان سے ایک خارش زدہ اونٹ ملتا ہے اور سب کو خارش لگا دیتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پہلے اونٹ کو بیماری کس نے لگائی؟''

(صحيح البخاري : 5770، صحيح مسلم :2221)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سمجھانا چاہتے ہیں کہ ایک اونٹ سے دوسرے اونٹوں کا خارش کا لگنا صرف اس وجہ سے نہیں کہ خارش زدہ اونٹ دوسروں سے مل گیا ہے، بلکہ اس میں اصل

مشیت الٰہی ہے، یعنی جس اللہ نے پہلے اونٹ کو بغیر کسی سبب سے بیماری لگائی، وہ چاہے، تو وہی بیماری دوسروں تک بھی منتقل ہو جائے، چاہے تو منتقل نہ ہو۔ اصل وجہ مشیت الٰہی ہے، نہ کہ اونٹوں کا آپس میں ملنا۔

❁ بعض روایات ہیں:

لَا يُورِدُ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصِحِّ .

''بیمار جانور کو صحت مند جانوروں کے پاس نہ لایئے۔'' (صحيح مسلم : 2221)

اس حدیث میں ایک حفاظتی تدبیر کی راہنمائی کی گئی ہے کہ بیمار جانور کو تندرست جانوروں سے الگ رکھا جائے، تا کہ یہ وہم دور ہو جائے کہ بیماری بذات خود متعدی ہوتی ہے۔ جبکہ بیماری اللہ کے اذن سے متعدی ہوتی ہے۔

❁ دوسری روایت ہے:

فِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْأَسَدِ .

''کوڑھ زدہ آدمی سے ایسے بھاگیں، جیسے شیر سے بھاگتے ہیں۔''

(صحيح البخاري : 5707)

❁ عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَّأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِّنْهُ .

''اگر تمہیں کسی جگہ کوڑھ کے مرض کا علم ہو، تو وہاں مت جاؤ اور اگر تمہارے علاقے میں کوڑھ کا مرض نازل ہو، تو وہاں سے بھاگ کر مت جاؤ۔''

(صحيح البخاري : 5729، صحيح مسلم : 2219)

بیماری متعدی ہوتی ہے،جن احادیث میں نفی وارد ہے،ان سے مراد جاہلی عقائد کی نفی مقصود ہے،وہ یہ کہ بیماری بذات خود متعدی ہوتی ہے،جبکہ صحیح یہ ہے کہ بیماری متعدی ہوتی ہے، لیکن اللہ کی مشیت وارادہ سے۔اللہ چاہے،تو بیمار سے تندرست کو لگا دے،چاہے نہ لگائے۔

❁ حافظ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بَابُ لَا عَدْوٰی عَلَی الْوَجْهِ الَّذِي كَانُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَعْتَقِدُونَهٗ مِنْ إِضَافَةِ الْفِعْلِ إِلٰی غَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی .

''بیماری کے متعدی ہونے کی نفی زمانہ جاہلیت کے اعتقاد کی نفی ہے کہ جو فعل کو غیراللہ کی طرف منسوب کر دیتے تھے۔''

(السّنن الکبرٰی : 216/7)

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

لَا حُجَّةَ فِي هٰذَا لِمَنْ أَنْكَرَ الْأَسْبَابَ، بَلْ فِيهِ إِثْبَاتُ الْقَدَرِ، وَرَدُّ الْأَسْبَابِ كُلِّهَا إِلَى الْفَاعِلِ الْأَوَّلِ؛ إِذْ لَوْ كَانَ كُلُّ سَبَبٍ مُسْتَنِدًا إِلٰی سَبَبٍ قَبْلَهٗ لَا إِلٰی غَايَةٍ لَزِمَ التَّسَلْسُلُ فِي الْأَسْبَابِ، وَهُوَ مُمْتَنَعٌ؛ فَقَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسَلْسُلَ بِقَوْلِهٖ : فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ، إِذْ لَوْ كَانَ الْأَوَّلُ قَدْ جَرِبَ بِالْعَدْوٰی وَالَّذِي قَبْلَهٗ كَذٰلِكَ لَا إِلٰی غَايَةٍ لَزِمَ التَّسَلْسُلُ الْمُمْتَنَعُ .

''اس حدیث میں اسباب کا انکار کرنے والے کی کوئی دلیل نہیں ہے، بلکہ اس میں تقدیر کا اثبات ہے اور یہ کہ تمام اسباب کو فاعل اول کی طرف لوٹایا جائے،

کیونکہ اگر ہر سبب کو اس سے ماقبل سبب کی طرف لوٹایا جائے، تو اسباب میں تسلسل لازم آئے گا، جو کہ ممتنع ہے، لہٰذا نبی کریم ﷺ نے یہ فرما کر اس تسلسل کی نفی کر دی: ''پہلے اونٹ کو خارش کس نے لگائی؟'' کیونکہ اگر پہلے اونٹ کو خارش بیماری متعدی ہونے سے لگی ہے، تو اس سے پچھلے کو بھی متعدی ہونے سے ہی لگی ہے، جس کی کوئی انتہا نہیں ہوگی، تو ممنوع تسلسل لازم آئے گا۔''

(إعلام الموقعين : ٣٠٢/٤)

❁ شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ (۱۴۲۱ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ إِثْبَاتٌ لِّتَأْثِيرِ الْعَدْوٰى، لٰكِنْ تَأْثِيرُهَا لَيْسَ أَمْرًا حَتْمِيًّا، بِحَيْثُ تَكُونُ عِلَّةً فَاعِلَةً، وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفِرَارِ، وَأَنْ لَّا يُورِدَ مُمَرِّضٌ عَلٰى مُصِحٍّ مِنْ بَابِ تَجَنُّبِ الْأَسْبَابِ لَا مِنْ بَابِ تَأْثِيرِ الْأَسْبَابِ بِنَفْسِهَا، فَالْأَسْبَابُ لَا تُؤَثِّرُ بِنَفْسِهَا، لٰكِنْ يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَتَجَنَّبَ الْأَسْبَابَ الَّتِي تَكُونُ سَبَبًا لِّلْبَلَاءِ، لِقَوْلِهِ تَعَالٰى : ﴿وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾، وَلَا يُمْكِنُ أَنْ يُّقَالَ : إِنَّ الرَّسُولَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْكِرُ تَأْثِيرَ الْعَدْوٰى، لِأَنَّ هٰذَا أَمْرٌ يُّبْطِلُهُ الْوَاقِعُ وَالْأَحَادِيثُ الْأُخْرٰى فَإِنْ قِيلَ : إِنَّ الرَّسُولَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَالَ : لَا عَدْوٰى، قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اَلْإِبِلُ تَكُونُ صَحِيحَةً مِثْلَ الظِّبَاءِ، فَيَدْخُلُهَا الْجَمَلُ الْأَجْرَبُ فَتَجْرَبُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ، يَعْنِي أَنَّ الْمَرَضَ نَزَلَ عَلَى الْأَوَّلِ بِدُونِ عَدْوٰى، بَلْ نَزَلَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَكَذٰلِكَ إِذَا انْتَقَلَ بِالْعَدْوٰى، فَقَدِ انْتَقَلَ بِأَمْرِ اللّٰهِ، وَالشَّيْءُ قَدْ يَكُونُ لَهٗ سَبَبٌ مَّعْلُومٌ وَّقَدْ لَا يَكُونُ لَهٗ سَبَبٌ مَّعْلُومٌ، فَجَرِبَ الْأَوَّلُ لَيْسَ سَبَبُهٗ مَعْلُومًا إِلَّا أَنَّهٗ بِتَقْدِيرِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَجَرِبَ الَّذِي بَعْدَهٗ لَهٗ سَبَبٌ مَّعْلُومٌ، لٰكِنْ لَّوْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَمْ يَجْرَبْ، وَلِهٰذَا أَحْيَانًا تُصَابُ الْإِبِلُ بِالْجَرَبِ، ثُمَّ يَرْتَفِعُ وَلَا تَمُوتُ، وَكَذٰلِكَ الطَّاعُونُ وَالْكَوْلِيرَا أَمْرَاضٌ مُّعَدِّيَةٌ، وَقَدْ تَدْخُلُ الْبَيْتَ فَتُصِيبُ الْبَعْضَ فَيَمُوتُونَ وَيَسْلَمُ آخَرُونَ وَلَا يُصَابُونَ، فَعَلَى الْإِنْسَانِ أَنْ يَّعْتَمِدَ عَلَى اللّٰهِ، وَيَتَوَكَّلَ عَلَيْهِ .

''اس حدیث میں متعدی بیماری کے موثر ہونے کا اثبات کیا گیا ہے، لیکن اس کا موثر ہونا حتمی معاملہ نہیں ہے کہ اس کو کسی چیز کی علت سمجھ لیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھاگنے کا حکم دیا ہے، نیز یہ حکم دیا ہے: ''بیمار اونٹ کو تندرست اونٹوں کے پاس نہ لایا جائے۔'' یہ اس لئے ہے کہ بیماریوں کے اسباب سے بچا جا سکے، اس لئے نہیں کہ اسباب بجائے خود تاثیر رکھتے ہیں۔ اسباب خود کوئی تاثیر نہیں رکھتے، لیکن ہم ان سے اس لئے اجتناب کرتے ہیں کہ کسی بیماری کے آنے کا ربط نہ بن جائیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ ''خود کو ہلاکت میں مت ڈالو۔'' تو یہ کہنا ممکن نہیں ہے کہ

رسول اللہ ﷺ نے متعدی بیماری کی تاثیر کا انکار کیا ہے، کیونکہ امر واقعہ اور دیگر احادیث اس بات کا بطلان کرتی ہیں۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی چیز متعدی نہیں ہوتی۔ تو ایک شخص کہنے لگا: کبھی اونٹ بالکل صحیح ہوتا ہے، ہرن کی طرح، پھر اس کے پاس ایک خارشی اونٹ آتا ہے، تو اسے بھی خارش لگ جاتی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلے اونٹ کو کس نے بیماری لگائی تھی؟'' یعنی پہلے اونٹ پر مرض بغیر کسی تعدی کے اللہ کی جانب سے اتری تھی، اسی طرح اس نے دوسرے اونٹ میں اللہ کے حکم سے ہی نفوذ کیا۔ کسی بیماری کا سبب بسا اوقات معلوم ہوتا ہے اور بسا اوقات معلوم نہیں ہوتا۔ پہلے اونٹ کو خارش لگی، اس کا کوئی معلوم سبب نہیں تھا، یہ اللہ کی تقدیر سے ہوا اور دوسرے کو خارش لگنے کا سبب معلوم ہے، لیکن اللہ چاہے، تو دوسرے اونٹ کو خارش نہیں بھی لگتی۔ اسی لئے کبھی ایک اونٹ کو خارش لگتی ہے، پھر وہ صحت مند بھی ہو جاتا ہے۔ مرتا بھی نہیں۔ اسی طرح طاعون اور ہیضہ وغیرہ متعدی امراض ہیں، ایک گھر میں داخل ہوتے ہیں، بعض بندے مر جاتے ہیں، بعض کو کچھ نہیں ہوتا، وہ سلامت رہتے ہیں، تو انسان کو اللہ پر اعتماد اور توکل کرنا چاہیئے۔''

(القَول المُفید شرح کتاب التّوحید، ص 565-566)

❀ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۵۹۷ھ) لکھتے ہیں:

كَانَتِ الْعَرَبُ تَتَوَهَّمُ الْفِعْلَ فِي الْأَسْبَابِ، كَمَا كَانَتْ تَتَوَهَّمُ نُزُولَ الْمَطَرِ بِفِعْلِ الْأَنْوَاءِ، فَأَبْطَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ذٰلِكَ بِقَوْلِهِ : لَا عَدْوٰى، وَإِنَّمَا أَرَادَ إِضَافَةَ الْأَشْيَاءِ إِلَى الْقَدَرِ، وَلِهٰذَا قَالَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ : فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ؟ وَنَهٰى عَنِ الْوُرُودِ إِلٰى بَلَدٍ فِيهِ الطَّاعُونُ لِئَلَّا يَقِفَ الْإِنْسَانُ مَعَ السَّبَبِ وَيَنْسَى الْمُسَبَّبَ، وَسَيَأْتِي فِي مُسْنَدِ أَبِي هُرَيْرَةَ : لَا يُورِدُ مُمَرِّضٌ عَلٰى مُصِحٍّ، وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُومِ فِرَارَكَ مِنَ الْأَسَدِ، ثُمَّ قَدْ يَسْقَمُ الْإِنْسَانُ لِمُصَاحَبَةِ السَّقِيمِ مِنْ جِهَةِ أَنَّ الرَّائِحَةَ كَانَتْ سَبَبًا فِي الْمَرَضِ، وَاللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ يُعْمِلُ الْأَسْبَابَ وَقَدْ يُبْطِلُهَا .

''اہل عرب ہر فعل پر کسی سبب کا وہم پال لیتے تھے۔ جیسا کہ وہ سمجھتے تھے کہ بارش ستاروں کا فعل ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس چیز کا رد کر دیا، فرمایا: ''کوئی بیماری (فی نفسہ) متعدی نہیں ہوتی۔'' اس سے آپ ﷺ کی مراد تھی کہ ایسے معاملات کو تقدیر کے سپرد کیا جائے۔ اسی لئے آپ ﷺ نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں فرمایا تھا: ''پہلے اونٹ کو کس نے خارش لگائی؟'' آپ ﷺ نے ایسے علاقے میں جانے سے منع فرمایا، جس میں طاعون کی وبا پھیل چکی ہو، تا کہ یوں نہ ہو کہ انسان سبب کے پیچھے پڑا رہے اور خالقِ سبب کو بھول جائے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مسند میں روایت آ رہی ہے: ''بیمار جانور کو صحت مند جانوروں کے پاس نہ لایا جائے۔'' (نیز فرمایا:) ''کوڑھ زدہ آدمی سے اس طرح بھاگیں، جیسے آپ شیر سے بھاگتے ہیں۔'' پھر کئی دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان مریض کے ساتھ رہتے ہوئے اس ہوا کی وجہ سے بیمار ہو جاتا ہے،

جس کی وجہ سے مریض بیمار ہوا، تو اللہ تعالیٰ کبھی اس سبب کو عمل میں لاتے ہیں اور کبھی باطل کر دیتے ہیں۔''

(کَشف المُشكِل من حديث الصّحيحين : 472/2)

کرونا وائرس:

کرونا وائرس نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ یہ ایک متعدی مرض ہے۔ اس کے لیے حفاظتی تدابیر ضروری ہیں۔ مثلاً کرونا وائرس میں اجتماع اور اختلاط سے اجتناب کرنا، ماسک کا استعمال کرنا، ہاتھوں پر دستانے چڑھانا، ہاتھ نہ ملانا، گھروں میں بند رہنا، غیر ضروری نقل وحرکت سے اجتناب کرنا اور وہ تمام پرہیز کی صورتیں، جو ماہرین تجویز کریں، انہیں اختیار کرنا۔

وبائی امراض میں حکمت یہ ہے کہ لوگ متنبہ ہو جائیں، شرک وکفر اور بدعات وخرافات سے باز آ جائیں، عقائد واعمال کی اصلاح پر توجہ دیں، غفلت دور کریں، آخرت کی تیاری کریں۔ بلاشبہ بیماری کا تعلق پختہ یقین اور توکل کے ساتھ بھی ہے، بہر حال عقائد واعمال کی اصلاح کے ساتھ ساتھ احتیاطی تدابیر بھی بروئے کار لائی جائیں۔

ان حفاظتی تدابیر کو قرآن وسنت سے ثابت کرنا محض تکلف ہے۔ بعض لوگ نصوص کو اپنی جگہ سے ہٹا دیتے ہیں۔

بعض مسائل:

① مساجد میں باجماعت نماز ضرورت پڑنے پر موقوف بھی کی جا سکتی ہے، اس صورت میں نماز گھر میں ادا کر لی جائے۔ ایسے ہی جمعہ بھی موقوف کیا جا سکتا ہے، جمعہ کی بجائے گھر میں نماز ظہر ادا کر لی جائے۔ عذر کی صورت میں ایسا کرنا درست ہے۔

② مسجدوں میں اذان بدستور جاری رہے، اَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ کے الفاظ کہنے کی بھی ضرورت نہیں۔

③ ان حالات میں دونمازوں کوجمع کرنا درست نہیں، ہر نماز کواس کے وقت پر ادا کیا جائے۔ یہ تکاسل اور سستی ہے، جس کی کسی صورت حمایت نہیں کی جاسکتی۔

④ (ا) بعض لوگ جماعت کی صورت میں صف بندی کا خیال نہیں رکھتے، فاصلے پر کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ درست نہیں، کیونکہ جماعت میں صف بندی ضروری ہے، اس کے بغیر جماعت نہیں۔

(ب) ماسک پہن کر نماز پڑھی جاسکتی ہے، کیونکہ حالت نماز میں عذر کی وجہ سے منہ ڈھانپنے میں حرج نہیں۔

⑤ بعض یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ امام سپیکر میں جماعت کروائے اور لوگ اپنے اپنے گھروں میں سپیکر کی آواز پر باجماعت نماز ادا کرلیں۔ ایسا کرنا قطعاً درست نہیں، کیونکہ باجماعت نماز کے لیے مسجد کا قصد کرنا ضروری ہے۔

⑥ بعض لوگ رات کو مساجد اور گھروں کی چھتوں پر اذانیں کہتے ہیں، یہ بدعت ہے۔ قرون اولیٰ میں بھی وبائیں نازل ہوئیں، لیکن کسی صحابی، تابعی، تبع تابعی یا ائمہ اسلام سے یہ عمل ثابت نہیں۔ اس حوالے سے پیش کی جانے والی روایات ضعیف اور غیر ثابت ہیں، نیز ان میں وبا کی صورت میں اذان کہنے کا ذکر نہیں۔

⑦ ان حالات میں اجتماعی روزے کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے، جس کی کوئی اصل نہیں۔ کسی بھی عمل کو کسی وقت یا موقع کے ساتھ خاص کرنے پر دلیل چاہیے۔

⑧ بعض لوگ قرآن کی مخصوص سورتوں اور آیات کا ورد وظیفہ تجویز کرتے

ہیں، یہ بھی درست نہیں۔ فضائل وخصائص پر شرعی دلیل درکار ہوتی ہے۔

⑨ (ا) اس وبا کی صورت میں ظاہری اور باطنی تطہیر اور پاکیزگی اختیار کی جائے۔ اللہ کی طرف رجوع اور انابت کریں۔ انفرادی اور اجتماعی دعائیں کریں۔ توبہ واستغفار کو لازم پکڑیں۔ کثرت کے ساتھ صدقہ وخیرات کریں، حسب استطاعت نادار اور حاجت مند افراد کے کام آئیں۔ مسنون اذکار ووظائف، خصوصا صبح وشام کے اذکار اہتمام سے کیے جائیں۔ اللہ تعالیٰ سے دین ودنیا کی عافیت مانگیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خیال رکھیں، نیکی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں۔ گناہوں کو ترک کریں اور نیکیوں میں رغبت کریں۔ کسی نیکی یا گناہ کو حقیر نہ سمجھیں۔ اعمال میں اخلاص پیدا کریں۔ صبر اور برداشت سے کام لیں۔

(ب) امراض اور وبائیں نوازل اور حوادث ہیں۔ اس لیے ان میں قنوت نازلہ بھی کی جا سکتی ہے۔ نازلہ کا مطلب ہے: نازل ہونے والی مصیبت، پریشانی، ارضی وسماوی آفت، بیماری اور دشمن کا خوف وغیرہ۔ قنوت نازلہ کو جنگی حالات کے ساتھ خاص کرنا درست نہیں۔ قنوت فرائض اور نوافل کی آخری رکعت میں کی جائے۔ سری نمازوں میں بھی کی جا سکتی ہے۔ قنوت رکوع سے پہلے اور بعد دونوں طرح ثابت ہے۔ اکیلا نمازی بھی قنوت کر سکتا ہے۔ جماعت کی صورت میں مقتدی امام کی دعا پر آمین کہہ سکتے ہیں۔

⑩ کرونا کی وجہ سے اگر کوئی مسلمان فوت ہو جاتا ہے، تو اس کی تجہیز وتکفین کی جائے اور اسے اسلامی اعزازات کے ساتھ سپرد خاک کیا جائے۔

❀❀❀❀❀❀❀